سوال

الواقعہ (108) ل

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اقعہ کے بارے میں ہم نے سنا ہے جو آدمی رات کو پڑھتے تو اللہ پاک اس سے رزق کی تنگی ہٹا دیتے ہیں۔ کیا قرضدار آدمی اس کو دن کے اندر بھی پڑھ سکتا ہے۔ مہربانی کر کے قرآن وحدیث سے آگاہ کریں اس کے علاوہ قرضدار کے لئے اور وظیفے جو قرآن وحدیث میں ملتے ہیں ضرور بتائیں۔ (ایک سائل۔ بھ

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

تہ!

مد!

سورۃ الواقعہ کے بارے مشہور ہے کہ یہ سورت غنی اور تونگری والی ہے جو اسے رات کو پڑھے اپنے اہل وعیال کو پڑھائے اسے فاقہ کبھی نہیں پہنچتا۔ لیکن اس کے متعلق مروی روایات ضعیف اور موضوع ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

یت 1:

"من قرأ سورة الواقعة في كل ليلة لم تصبه فاقة أبدا قال وقد امرت بناتي أن يقرأنها كل ليلة"

ے ہر رات سورۃ الواقعہ تلاوت کی اسے فاقہ کبھی بھی نہیں پہنچے گا۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اپنی بیٹیوں کو حکم دیا ہے کہ وہ اسے ہر رات تلاوت کریں۔"

(عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی (680) المطالب العالیۃ (3765) شعب الایمان للبیھقی، باب فی تعظیم القرآن (2498) العلل المتناھیۃ 1/105 تفسیر ابن کثیر سورۃ الواقعہ 1293 مطبوعہ مکتبہ دار السلام)

شعب الایمان بیہقی میں یہ بھی ہے کہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیمار پرسی کے لئے گئے تو کہا۔ آپ کو کیا شکوہ ہے؟ تو انہوں نے کہا: اپنے گناہوں کا پھر کہا آپ کی کیا خواہش ہے تو انہوں نے کہا: اپنے رب کی رحمت کی۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کسی طبیب کو بھیج دوں

یل 1:

ہذا حدیث منکر، وشجاع والسری لا اعرفہما"

ایت منکر ہے اور اس کی سند میں شجاع اور السری کو میں نہیں پہچانتا"

(العلل المتناھیۃ 1/105 میزان الاعتدال 2/265 رقم 3392 ... 4/536 ... لسان المیزان ... 6/1392)

2۔ اسی طرح اس کی سند میں ابو طیبہ یا ابو ظبیہ بھی مجہول ہے۔

(میزان الاعتدال 4/542 تقریب ص 413)

3۔ اس کی سند میں اضطراب بھی ہے السری کے شاگردوں نے اس بات میں اختلاف کیا ہے کہ اس کا استاد شجاع ہے یا ابو الشجاع اسی طرح شجاع کے استاذ میں بھی اختلاف ہے کہ وہ ابو فاطمہ ہے یا ابو ظبیہ پھر انہوں نے ابو ظبیہ کا لفظ ضبط کرنے میں بھی اختلاف کیا ہے کہ وہ ابو ظبیہ ہے یا ابو طیبہ؟

4۔ اور یہ ابو ظبیہ عیسی بن سلیمان الجرجانی ہے اور اس کی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت منقطع ہے تفصیل کے لئے دیکھیں۔

(لسان المیزان 7/61 اور تعلیق العلل المتناھیہ ص 1/105)

5۔ علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ اس روایت کے ضعف کی چار وجوہ بیان کرتے ہیں۔

1۔ یہ منقطع ہے جیسا کہ امام دارقطنی وغیرہ نے بیان کیا ہے۔

2۔ اس کا متن منکر ہے جیسا کہ امام احمد نے ذکر کیا۔

3۔ اس کے راوی ضعیف ہیں جیسا کہ امام ابن جوزی نے کہا۔

4۔ یہ روایت مضطرب ہے اور اس کے ضعیف ہونے پر امام احمد، امام ابو حاتم، امام ابن ابی حاتم، امام دارقطنی، امام بیہقی وغیر ھم کا اجماع ہے۔ ملاحظہ ہو۔

(سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ 1/305 رقم 289)

یت 2:

قرأ سورة الواقعة كل ليلة لم تصبه فاقة أبدا ومن قرأ كل ليلة (لَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ) لقي الله يوم القيامة ووجهه في صورة القمر ليلة البدر"

س شخص نے ہر رات سورۃ الواقعہ تلاوت کی اسے کبھی بھی فاقہ نہیں پہنچے گا اور جس نے ﴿لَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ﴾ کی تلاوت کی وہ اللہ سے قیامت والے دن اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہو گا۔

ں: 78 ذیل الاحادیث الموضوعة (177)

اس کی سند میں احمد بن محمد بن عمر الیمامی کذاب راوی ہے جس کی وجہ سے یہ روایت موضوع و من گھڑت ہے۔

(سلسلة الاحادیث الضعیفہ 1/305 (290) کتاب المجروحین 1/143 میزان 1/143)

ہے 3:

"مَن قَرَأَ سُورَةَ الوَاقِعَةِ وَتَعَلَّمَهَا لَم يُكتَب مِنَ الغَافِلِينَ وَلَم يَفتَقِر هُوَ وَأَهلُ بَيتِهِ"

نے سورۃ الواقعہ کی تلاوت کی اور اسے سیکھا وہ غافل لوگوں میں نہیں لکھا جائے گا اور وہ اس کے گھر والے فقیر نہیں ہوں گے۔"

ہے"۔(ملاحظہ 277۔

(سلسلة الاحادیث الضعیفہ 1/306 (391)

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ سورۃ الواقعہ کے متعلق مروی روایات ضعیف اور موضوع ہیں۔ بہت سارے خطیب اور واعظ اس روایت کو بیان کرتے ہیں اور وظائف و اوراد بتانے والے مشائخ بھی اسے اپنے مریدوں کو تلقین کرتے ہیں اور فراخی رزق کے لئے یہ فضائل کیلنڈروں کی صورت میں شائع بھی۔

ہمارے نزدیک کسی عمل کی فضیلت و استحباب ایک خالص شرعی مسئلہ ہے اس میں ایسی روایت قابل حجت اور لائق استناد ہے جس میں کوئی علت قادحہ نہ ہو جو اسے ضعیف بنا دے۔

عف بیان کرنا اہل علم پر لازم ہے اگر وہ ضعف بیان نہیں کریں گے تو عام لوگ اسے صحیح سمجھ کر قبول کرتے جائیں گے۔ اور مسائل کے لئے صحیح اور حسن احادیث کے علاوہ کسی سے حجت نہیں پکڑنی چاہیے اور یہ مذہب بڑے بڑے ائمہ محدثین کا ہے۔ امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"ولا یجوز ان یعتمد فی الشریعة علی الاحادیث الضعیفة التی لیست صحیحة ولا حسنة"

(قاعدہ جلیلة فی التوسل والوسیلة ص: 112،113)

ں: 45،46)

ں کے لیے دیکھیں راقم کی کتاب "آپ کے مسائل اور ان کا حل" جلد دوم کا مقدمہ۔ لہذا ضعیف روایات مطلق طور پر قابل حجت نہیں۔ فضائل میں اور نہ مسائل میں فقر و تنگ دستی کے لئے اللہ تعالیٰ سے اخلاص سے دعا کریں وہ ضرور دعاؤں کو سنتا اور قبول کرتا ہے۔ جیسا کہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعا!

فَقَالَ رَبِّ إِنِّي لِمَا أَنزَلتَ إِلَيَّ مِن خَيرٍ فَقِيرٌ ٢٤... سورة القصص

ردگار! تو بھلائی میں سے جو کچھ میری طرف اتارے میں اس کا محتاج ہوں۔"

نا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مکاتب غلام ان کے پاس آیا اور کہنے لگا میں اپنی مکاتبت سے عاجز آ چکا ہوں آپ میرا تعاون کریں۔ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھاؤں جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائے تھے اگر تیرے اوپر صیر پہاڑ جتنا بھی

ہُمَّ اكفِنِي بِحَلَالِكَ عَن حَرَامِكَ، وَأَغنِنِي بِفَضلِكَ عَمَّن سِوَاكَ"

اپنے حلال کے ذریعے اپنے حرام سے میری کفایت فرما اور اپنے فضل کے ساتھ مجھے اپنے علاوہ سے غنی کر دے۔"

(ترمذی، کتاب الدعوات (3547) مسند احمد 1/153 مستدرک حاکم 1/538)

راد کے لئے راقم کی کتاب "پریشانیوں سے نجات" ملاحظہ فرمائیں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

جلد 3۔ کتاب الجامع۔ صفحہ 540

محدث فتویٰ